سوال

(99) مسجد کی زمین میں نیچے کے درجہ میں دکانیں برائے کرایہ اور پائخانہ و غسل خانہ بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد کی زمین وقف میں نیچے کے درجہ میں دکانیں برائے کرایہ اور پائخانہ و غسل خانہ بنانا اوران کے اوپر مسجد بنانا درست ہے یا نہیں ؟ اورزمانہ خیر القرون میں جومسجدیں تھیں ان میں غسل خانے وپائخانے ہوتے تھے یانہیں ؟ موجودہ زمانہ میں جو مسجد حرام بیت اللہ یا مسجد نبوی ہے ان میں غسل خانہ پائخانہ خارج مسجد ہیں ۔ بعض علماء اس کو منع کرتے ہیں کہ جوزمین مسجد کےلیے خریدی گئی اس میں دکانیں برائے کرایہ وپائخانہ و غسل خانہ نہ بنانا چاہیے ، بلکہ یہ چیزیں خارج مسجد ہونا چاہیں ۔ آیاان مولوی صاحب کا یہ کہنا ٹھیک ہے یا نہیں ؟ اور مسجد کےنیچے کادرجہ مسجد کے حکم میں ہے یا نہیں ؟ عبدالمالک ،کھنڈیلہ ، جے پور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسجد کےلیے خریدی ہوئی زمین اس کے مصالح کےلیے تہ خانہ بنانا ، کہ اس مسجد کاسامان رکھا جائے یا مسجد کےنیچے دکانیں بنواکر مسجد پروقف کردینا ، کہ ان کی آمدنی سے مسجد کے خراجات پورے ہوتے رہیں ، اورتہ خانہ و دکانیں موقوفہ کے اوپر مسجد تعمیر کرانا جائز ہے ۔ دونوں صورتوں میں مسجد کےنیچے کا یہ حصہ (تہ خانہ ودکاکین) مسجد سے خارج لیکن مسجد پروقف ہیں اس لیے ایسا کرنے سے مسجد کی مسجدیت میں خلل نہیں واقع ہوگا ۔ جس طرح مسجد کےلیے خریدی ہوئی کشادہ زمین میں نمازپڑھنے کےلیے مخصوص ومتعین بقعہ (جگہ) سے الگ لیکن مسجد کی موقوفہ زمین کے اندر کنواں ، جائے وضو، پیشاب خانہ ، غسل خانہ ، مسجد کاسامان رکھنے کےلیے حجرہ بنادیا جاتاہے اوراس سے مسجد کی مسجدیت میں کوئی خلل نہیں ہوتا اوراس کے جواز میں کسی کوشبہ نہیں ہوتا کیوں کہ یہ چیزیں مصالح مسجد سے ہیں اوردستور کے مطابق زمین خریدنے ہی کے وقت بانی مسجد کے ذہن میں یہ تمام ضروریات ہوتی ہیں ۔

مسجد کازیریں حصہ جس میں تہ خانہ یادکانیں وغیرہ ہوں نہ مسجد ہے نہ فناء مسجد ، بلکہ مسجد سے خارج اوراس پروقف ہے اور مسجدوفناء مسجد اورچیز ہے ، اور شئی خارج من المسجد ، لیکن موقوف علی المسجد دوسری چیز ہے ۔

زمانہ خیرالقرون میں مساجد کے ساتھ غسل خانے ، پیشاب خانے اوردکانیں ہوتی تھیں یانہیں اس بارے میں کوئی روایت نظر سے نہیں گزری جواز حسب ذیل واقعوں سے استدلال کیا جاسکتا ہے ۔

آنحضرت ﷺ کے حکم سے عین مسجد نبوی میں دو حبشی عورتوں کے خیمے نصب تھے ، ایک ان کا مسجد میں جھاڑودیتی تھیں دوسرا ان کا جن پر ان کے کفر کی حالت میں کافروں نے ہار کے سرقہ کی جھوٹی تہمت لگائی تھی ۔ ونیز ایک غفاری عورت کا خیمہ بھی تھا جو مریضوں کا علاج اورمجروحین کی مرہم پٹی کرتی تھیں ۔ یہ خیمے اگرچہ ہمیشہ کےلیے نہ تھے ان عورتوں کی

وفات کے بعد ہٹا لیے گئے ہوں گے، لیکن مسجد کے اندر ان کے فی الجملہ وجود سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نصب العین وبقا سے مسجد کی مسجدیت میں خلل نہیں واقع ہوا۔

(محدث دہلی ج:2 ش:6، شوال 1366ھ ستمبر 1947ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 199

محدث فتویٰ